



THREE BLADES. ONE GILLETTE.

Ferdinando Frega — Nando the Scribe

تین بلیڈ۔ ایک GILLETTE۔

جو کچھ واقعی ہمارا ہے — بے شور، بے خبری میں — وہ بہر حال آگے بڑھتا رہتا ہے۔
وقت کی طرح۔

وہ پوچھتا نہیں۔ خبردار نہیں کرتا۔
آ جاتا ہے۔

اُس کا ایک نام ہے: تقدیر۔

ایک آدمی نے ایک بار طے کیا کہ اُسے یاد رکھا جائے گا۔
مقامی طور پر نہیں۔ عارضی طور پر نہیں۔
انسانیت کے لیے۔

اُس کے پاس ایک ہی موقع تھا۔

امریکہ میں ایک سہ پہر، اُس نے زمین سے ایک پھینکا ہوا بلیڈ اٹھایا۔

کسی اور نے بوتل کا ڈھکن ایجاد کیا تھا۔

اُس نے کچھ اور دیکھا۔

اُس نے کوئی مصنوع بہتر نہیں کی۔

اُس نے ایک حرکت نئے سرے سے لکھ دی۔

شیو ایک نظام بن گئی۔

بلیڈ پھینک دینے کی چیز بن گیا۔

نام دائمی ہو گیا۔

جب لوگ مصنوع خریدتے،

تو اُس کا نام لیتے۔

کنگ کیمپ جیلٹ۔

فری میسن۔

The Human Drift کا مصنف، 1894۔

میرے والد۔

ایک کان کن اور ایک عالی نسب ماں کے بیٹے۔

توجہ سے پالے گئے۔ حدوں کے بغیر ڈھالے گئے۔

12 برس کی عمر میں بڑے بڑے مرد اُن سے ڈرتے تھے۔

اس لیے نہیں کہ وہ تشدد پسند تھے —

اس لیے کہ وہ ہچکچاتے نہیں تھے۔

ایک رات، سینما جاتے ہوئے،

اُن پر اُن سے بڑی عمر کے ایک گروہ نے حملہ کر دیا۔

اکیلے۔

فرار کا کوئی راستہ نہیں۔

اُنہیں زمین پر ایک بلیڈ پڑا ملا۔

اٹھا لیا۔

اُن میں سے ایک کے چہرے پر نشان ڈال دیا۔

وہ بھاگ گئے۔

وہ لمحہ کبھی نہیں گیا۔

چودہ برس بعد:

120 امیدوار۔

ایک اسامی۔

وہ تیسرے نمبر پر آئے۔

پہلے دو نے سودے بازی کی۔

اُنہوں نے نہیں کی۔

وہ Gillette اٹلی میں داخل ہوئے۔

اور 40 برس رہے۔

ریٹائرمنٹ کے بعد کچھ نہ بدلا۔

لوگ اب بھی اُنہیں سڑک پر روک لیتے۔

اب بھی پہچانتے۔

اُن کے نام سے نہیں۔

اُس سے جس کی وہ نمائندگی کرتے تھے۔

فریگا۔

Gillette والا آدمی۔

بلیڈ۔

ھر پیر وہ سویرے نکل جاتے۔

ھر جمعے لوٹ آتے۔

کبھی شکایت نہ کی۔

کبھی وضاحت نہ دی۔

وہ میرے والد تھے۔

ایک دن اُنہوں نے کسی سے کہا کہ میں واحد بیٹا ہوں جو واقعی اُن پر گیا ہے۔

مجھے برسوں بعد پتا چلا۔

یہی اُن کا طریقہ تھا۔

کوئی اعلان نہیں۔

صرف سمت۔

میں 19 کا تھا۔

فوجی خدمت۔

پولیس کا امتحان پاس۔

وہ مجھ سے نیپلز میں ملے، مئی 1985۔

یہ باپ بیٹے کی ملاقات نہیں تھی۔

بات کام کی نہیں تھی۔

یہ کچھ اور تھا۔

اُنہوں نے مجھ سے ایک سوال پوچھا:

”تم اپنی زندگی کا کیا کرو گے؟“

کوئی دباؤ نہیں۔

کوئی نصیحت نہیں۔

بس یہی۔

میں نے سات دن لیے۔

پھر میں Gillette سے جڑے ایک کنسورشیم میں داخل ہوا۔

ممکنہ حد تک سب سے نچلا عہدہ۔

تم نیچے سے شروع کرتے ہو

اگر چوٹی دیکھنا چاہتے ہو۔

اٹھارہ برس۔

میں وہاں پہنچ گیا۔

پھر کچھ ختم ہو گیا۔

پیسہ نہیں۔

عہدہ نہیں۔

دلچسپی۔

سو میں چلا گیا۔

وہ مجھ سے پھر ملے، تنہائی میں۔

تب تک ریٹائر ہو چکے تھے۔

اُنہوں نے مجھے روکنے کی کوشش نہیں کی۔

کہا کہ وہ سمجھتے ہیں۔

اُنہیں ہمیشہ معلوم تھا کہ ایسا ہو گا۔

کیونکہ میں اُن جیسا تھا:

ناقابلِ پیش گوئی۔

ہمیشہ کسی بہتر چیز کی طرف بڑھتا ہوا۔

30 نومبر 2003۔

میں نے اپنی ماں Gillette کو چھوڑ دیا۔

مگر ڈی این اے نہیں کھویا۔

تین کہانیاں۔

تین لمحے۔

یہ چوتھا ہے۔

1993 سے فری میسنری۔

فیثاغورث۔

باطنی ریاضت۔

تم ناتراشیدہ پتھر لیتے ہو

اور اُسے ایسی چیز میں بدل دیتے ہو جو بوجھ سہا سکتے۔

ذہن اُسے تیز کرتا ہے

جسے دل غذا دیتا ہے۔

میں انٹرنیشنل مینیجر بن گیا۔

دنیا گھومی۔

مزید اٹھارہ برس۔

پھر ایک دن

میں نے لکھنا شروع کیا۔

ایک کتاب نہیں۔

دو نہیں۔

دس نہیں۔

پچاس نہیں۔

سو نہیں۔

1600 سے زیادہ۔

میں نے گننا چھوڑ دیا۔

میں چاہتا ہوں کہ مجھے پہچانا جائے۔

مگر میں کتابیں نہیں بیچتا۔

میں رسائی دیتا ہوں۔

نظام نہیں جانتا کہ مجھے کہاں رکھے۔

ایک آزاد مصنف جو سب کچھ مفت بانٹ دیتا ہے

کوئی زمرہ نہیں۔

ایک مسئلہ ہے۔

میں نظام پر حملہ نہیں کرتا۔

میں اس سے بدتر کرتا ہوں۔

میں اُس میں سے قدر نکال دیتا ہوں۔

وہ مجھے پڑھتے ہیں۔

مگر مجھے سنبھال نہیں سکتے۔

میری قیمت نہیں لگا سکتے۔

مجھے فریم میں نہیں جڑ سکتے۔

مجھ پر قابو نہیں پایا جا سکتا۔

میری کوئی قیمت نہیں۔

کیونکہ میں کچھ بیچتا ہی نہیں۔

تقدیر کی کبھی توقع نہیں ہوتی۔

میری طرح۔

مگر وہ موجود ہے۔

اور میں اب بھی اُسی کی طرف بڑھ رہا ہوں۔

نینڈو